پھر اک ساتھی چھوٹ گیا!

پچھتر افراد کی وہ پہلی صف جس نے اسلامیہ پارک لاہور میں جماعتِ اسلامی کی تاسیس کی تھی، اُس میں سے اب بہت تھوڑے افراد باقی ہیں۔ ان تھوڑے افراد میں سے ایک شیخ فقیر حسین بھی تھے جو یکایک اجل کا ہاتھ تھامے دوسری دُنیا میں داخل ہو گئے۔ عیسوی سال نے اپنی پہلی تاریخ کا تحفۂ غم ہمیں دیا۔ ½۱۰ بجے شب مرحوم نے آخری سانس لی۔ ۲؍ کو بعد نماز ظہر منصورہ کے قطعۂ گیاہی میں بہت بڑی نمازِ جنازہ ہوئی، پھر تدفین، اور آج ۳؍ جنوری کو اقربا و احباب نے قرآن پڑھ کر مغفرت کی دُعائیں کیں۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

وہ میرے رفیق اور دوست تھے، ایک بار وہ اور میں (غالباً ۴۲-۱۹۴۱ء میں) اور ایک اور ساتھی محمد شفیع کے ساتھ ملتان روڈ کے کنارے کھیتوں میں تبلیغ کے لیے گئے، پھر ۱۹۵۳ء میں ہم نہ صرف اکٹھے گرفتار ہوئے بلکہ میں اور وہ کچھ عرصہ ایک ہی کوٹھڑی میں رہے۔ پھر ۶۶-۱۹۶۵ء میں ہم نے جماعت کے دفتروں میں یکجا کام کیا۔

میری گواہی عند اللہ اور عند الناس یہ ہے کہ میں نے اس شخص کو جس نے ایک دن اے جی آفس کی ملازمت چھوڑی تھی اور جو کچھ ہی عرصے میں جماعت کا مرکزی ناظم مالیات بنا، ہر لحاظ سے مخلص پایا۔ وہ ایک ایسے رفیق تھے جن سے کسی کو کوئی اذیت یا نقصان نہ پہنچا ہو گا۔ انہوں نے جماعت کے اعلیٰ منصب پر رہ کر نہ کچھ اپنے مفاد کی فکر کی اور نہ کبھی کچھ بننے کے لیے خواہش کی۔ وہ شخص ذاتی زندگی میں وجوہِ آلام رکھنے کے باوجود ہنستا ہنساتا رہا۔ دین اور تحریک کے لیے اس کے جذبۂ وفاداری میں کبھی کوئی جھول نہیں آیا۔

آج دکھی دل کے ساتھ ہم خدا سے اس کی مغفرت کی درخواست کرتے ہیں اور اُن کے اہل و عیال اور اقربا کے لیے بھی اور اپنے لیے بھی صبر کی توفیق مانگتے ہیں۔

(کاپی پریس جاتے جاتے گنجائش نکال کر جلد جلد یہ چند سطریں لکھی گئیں) (ادارہ)